LLM /E.T/2024

دستخط نگران کار

Booklet Serial No.

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی

(ماسٹر آف لا) ایل ایل۔ایم انٹرنس ٹسٹ - 2024

Master of Law (LL.M) Entrance Test - 2024

Question Paper Booklet کتابچۂ پرچۂ سوالات

وقت : دو گھنٹے

Hall Ticket No.

OMR Serial No.

نمبرات : 100

اُمیدواروں کے لیے ہدایات

1. اوپر فراہم کی گئی جگہ پر امیدوار اپنا OMR اور ہال ٹکٹ نمبر لکھیں۔اس کے علاوہ کتابچے میں کسی بھی صفحے پر ہال ٹکٹ نمبر، OMR نمبر یا اپنا نام نہ لکھیں۔

2. یہ پرچۂ سوالات کل 32 صفحات پر مشتمل ہے۔اگر اس کتابچے میں صفحات کم ہوں یا اس کی ترتیب میں کوئی غلطی ہو تو جوابات لکھنے سے پہلے ہی نگران کار سے اسے تبدیل کروالیں۔

3. اس کتابچے میں جملہ 100 معروضی سوالات ہیں۔ ہر سوال کے نیچے 4 متبادل (D) (C) (B) (A) جوابات دیے گئے ہیں۔سوال کے صحیح جواب کا انتخاب کیجیے۔ پھر OMR جوابی بیاض میں اپنے منتخب کردہ جواب کے دائرے کو صرف Blue / Black Ballpoint Pen سے گہرا کیجیے۔

4. امیدوار کو نمبرات صرف OMR جوابی بیاض میں صحیح جواب دینے پر دیے جائیں گے۔اگر اس کتابچے میں امیدوار نے جواب پر نشان لگایا ہو لیکن OMR میں دائرے کو گہرا نہ کیا ہو تو ایسی صورت میں امیدوار کو کوئی نمبر نہیں ملے گا۔

5. اگر ایک سے زیادہ دائروں کو گہرا کیا گیا ہو تو اُس سوال کے نمبر نہیں ملیں گے۔

6. غلط جواب پر کوئی Negative Marks نہیں ہے۔

7. انٹرنس ٹسٹ کے اختتام پر امیدوار کتابچہ پرچۂ سوالات اپنے ساتھ لیجا سکتے ہیں۔

☆☆☆

I. Thus, the correct position of law is that under Section 3(2) of the Muslim Women (Protection of Rights on Divorce) Act, 1986 hereinafter referred to as Muslim Women Act, 1986, a divorcee can file an application before a Magistrate if her former husband has not paid to her a reasonable and fair provision and maintenance or mahr due to her or has not delivered the properties given to her before or at the time of her marriage by her relatives or friends or the husband or any of his relatives or friends. Under Section 3(3) of the Muslim Women Act, 1986, an order can be passed directing the former husband of the divorcee to pay to her such reasonable and fair provision and maintenance as deemed fit and proper having regard to the needs of the divorced woman, her standard of life enjoyed by her during her marriage and means of her former husband. The word "provision" used in Section 3 of the Muslim Women Act, 1986 indicates that something is provided in advance for meeting some needs. In other words, at the time of divorce, the Muslim husband is required to contemplate the future needs and make preparatory arrangements in advance for meeting those needs. "Reasonable and fair provision" may include provision for her residence, her food, her clothes, and other articles. In the case of Danial Latifi and another (supra), in Para-28, Hon'ble Supreme Court has fairly interpreted the provisions of Section 3 with regard to fair provision and maintenance and held that "it would extend to the whole life of the divorced wife unless she gets married for a second time"..."

[Extract from Zahid Khatoon v. Nurul Haque Khan, MANU/UP/4310/2022].

1. مسلم خواتین ایکٹ 1986 کے مطابق مطلقہ کے پاس کیا سہارا ہے، اگر اس کا سابقہ شوہر قانون کے ذریعہ مقرر کردہ مخصوص ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں کوتاہی کرتا ہے؟

(A) متعلقہ ضلعی عدالت میں درخواست دائر کریں
(B) شرعی عدالت سے ثالثی طلب کریں
(C) درخواست کے ساتھ مجسٹریٹ سے رجوع کریں
(D) معاملے کو فیملی کورٹ میں لے جائیں۔

2. مسلم خواتین ایکٹ 1986 کے مطابق ایک مسلم مطلقہ کے لیے معقول اور منصفانہ نان ونفقہ کا تعین کرتے وقت کن عوامل پر غور کیا جاتا ہے؟

(A) مطلقہ کی مالی ضروریات بشمول اس کے مستقبل کی ضروریات اور اس کے بچے، جب تک کہ وہ دوبارہ شادی نہ کر لے
(B) مطلقہ نے اپنی شادی کے دوران جس طرح اپنی زندگی گزاری ہو اسی طرح کا متوقع مستقبل
(C) مصنفانہ فراہمی کا تعین کرنے کے لیے مطلقہ کے سابق شوہر اور اس کے والدین کی مالی حیثیت
(D) ملازمت کی حیثیت، تعلیمی قابلیت اور مطلقہ کی کمائی کی صلاحیت، شوہر کی مالی صلاحیت کے ساتھ

3. مسلم خواتین ایکٹ 1986 کے سیکشن 3 میں اصطلاح ''پروویژن'' (Provision) کا کیا مطلب ہے؟

(A) مطلقہ بیوی کو فراہم کی جانے والی سابقہ مالی امداد

(B) اس کے مستقبل کے لیے اس وقت تک انتظام کیا گیا جب تک وہ خود کمانے کے لیے اہل نہ ہو جائے

(C) اس کے مستقبل کی تمام ضرورت کو پورا کرنے کا انتظام

(D) اس کے مستقبل کا بندوبست اس وقت تک جب تک کہ وہ کمانے یا شادی کرنے کی اہل نہ ہو جائے

4. دانیال لطیفی کے معاملے میں تشریح کے مطابق، مسلمان شوہر پر معقول اور منصفانہ نان ونفقہ کی ذمہ داری کب تک ہے؟

(A) جب تک کہ مطلقہ کو نیا روزگار یا خود کو سنبھالنے کا ذریعہ نہ مل جائے

(B) عدت کے دوران اور عدت کے بعد صرف اس صورت میں جب وہ اپنے آپ کو برقرار رکھ نہ رکھ سکے یا اس نے دوبارہ شادی نہ کی ہو

(C) مطلقہ کی پوری زندگی، جب تک وہ دوبارہ شادی نہ کرے۔

(D) جب تک مطلقہ کے والدین نہ ہوں، بچے اس کی مدد نہیں کر سکتے

5. مسلم ایکٹ 1986 کے سیکشن 3 کی تشریح کے مطابق، مسلمان شوہر کو کیا انتظامات کرنے کی ضرورت ہے؟

(A) مطلقہ کے مستقبل کے تحفظ کے لیے مالی سرمایہ کاری

(B) مطلقہ اور اس کے بچوں کے لیے نان ونفقہ

(C) مطلقہ کے ماضی کے حالات اور مستقبل کی ضروریات کے لیے سابقہ انتظام

(D) مستقبل کی ضروریات اور انتظامات پر پہلے سے غور کرنا

II. "Such assertions of illicit relationship made by a spouse have been held to be acts of cruelty by the Supreme Court in Vijay Kumar Ramchandra Bhate v. Neela Vijaykumar Bhate (MANU/ SC/0316/2003:(2003) 6 SCC 334). While deliberating on the accusations of unchastity and extra-marital relationships levelled by the husband, the Apex Court observed that such allegations constitute grave assault on the character, honour, reputation and health of the wife and amount to the worst form of cruelty. Such assertions made in the Written Statement or suggested in the course of cross-examination, being of a quality, which cause mental pain, agony and suffering are sufficient by itself to amount to the reformulated concept of cruelty in matrimonial law.

Placing reliance on this judgement, the Supreme Court, in Nagendra v. K. Meena (MANU/ SC/1180/2016:(2016) 9 SCC 455), observed that unsubstantiated allegations of the extra-marital affair with the maid levelled by the wife against the husband, amount to cruelty. When there is a complete lack of evidence to suggest such an affair, the baseless and reckless allegations are serious actions which can be a cause for mental cruelty warranting a decree of divorce. Making such serious allegations against

the respondent/husband again amounts to cruelty as has been held in Jayachandra v. Aneel Kaur (MANU/SC/1023/2004:(2005) SCCR 65) and Harminder Kaur v. Major M.S. Brar (II (1992) DMC 431).

In view of above discussion and settled position of law, we are of the considered opinion that the learned Additional District Judge in its well-reasoned judgment of 16.07.2005 has rightly concluded that the appellant/wife had treated the respondent/husband with physical and mental cruelty entitling him to divorce under Section 13(1)(ia) of the Hindu Marriage Act, 1955".

[Extract from Saroj v. Suraj Mal decided on October 31, 2023 by Delhi High Court, MANU/ DE/7461/2023].

6. مذکورہ بالا اقتباس کی بنیاد پر سپریم کورٹ ازدواجی قانون میں ظلم کی بدترین شکل کس چیز کو مانتی ہے؟

(A) ایسے الزامات جن میں ثبوت کی کمی ہے اور جو شریک حیات کے ساکھ کو متاثر کرتے ہیں

(B) ایسے الزامات جو ذہنی اذیت کا سبب بن سکتے ہیں

(C) بے حیائی اور غیر ازدواجی تعلقات کے بے بنیاد الزامات

(D) تحریری بیان میں لگائے گئے یا امتحان کے دوران تجویز کئے گئے غلط الزامات

7. ناگیندر بمقابلہ کے۔ مینا کے معاملے میں ' سپریم کورٹ اف انڈیا نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ:

(A) بیوی کی طرف سے ملازمہ کے ساتھ غیر ازدواجی تعلقات کے بے بنیاد الزامات بیوی کے کردار کا ثبوت ہیں اس لیے طلاق دی جا سکتی ہے

(B) بیوی کی طرف سے نوکرانی کے ساتھ ازدواجی تعلقات کے بے بنیاد اور لاپرواہ الزامات کو قبول نہیں کیا جا سکتا اور اسے ہندو میریج ایکٹ 1955 کی دفعہ 13(1) (ia) کے تحت ظلم سمجھا جا سکتا ہے۔

(C) نوکرانی کے ساتھ ماورائے ازدواجی تعلقات کے معاملے میں ثبوت کی کمی کا نتیجہ ہے

(D) شوہر کے اعمال ظلم کے تعین میں غیر متعلق ہیں۔ جب کسی معاملے کی تجویز کرنے کے لیے ثبوت کی مکمل کمی ہو تو طلاق کا حکم دیا جا سکتا ہے

8. جے چندر بمقابلہ انیل کور کے معاملہ میں ' جواب دہندہ/ شوہر کے خلاف کس کارروائی کو ظلم سمجھا جاتا ہے؟

(A) کوئی بھی سنگین الزام ' جسے ثبوت کے ساتھ ثابت نہ کیا جا سکے

(B) کوئی بھی غیر مصدقہ الزامات ' جنہیں ہندو میریج ایکٹ 1955 کے تحت طلاق کی بنیاد نہیں سمجھا جا سکتا۔

(C) جسمانی یا ذہنی تشدد ' جسے ہندو میریج ایکٹ 1955 کے تحت ظلم سمجھا جا سکتا ہے

(D) غیر ثابت شدہ غیر ازدواجی تعلقات کے الزامات

9. مذکورہ بالا حوالہ کی بنیاد پر' وجہ بتائیں کہ سپریم کورٹ نے مذکورہ اقتباس میں کیوں یہ نتیجہ اخذ کیا کہ اپیل / بیوی نے مدعا علیہ / شوہر کے ساتھ ظالمانہ سلوک کیا؟

(A) عدالت کے سامنے اس کے اقدامات 13(1) (ia) of the HMA, 1955 کے تحت ظلم کے معنی میں فٹ ہیں

(B) یہ قانون کی ایک طے شدہ پوزیشن ہے کہ غیر مصدقہ سنگین الزامات ظلم کے مترادف ہیں

(C) ازدواجی قانون میں ظلم کے اصلاح شدہ تصور کے تحت نہ صرف جسمانی تشدد بلکہ ذہنی اذیت کا باعث بننا ازدواجی جرم ہے

(D) بیوی کی طرف سے لگائے گئے الزامات میں ثبوت کی کمی ہے

10. مذکورہ اقتباس میں سپریم کورٹ کے مشاہدات کے مطابق' عدالت نے بے حیائی اور غیر ازدواجی تعلقات سے متعلق الزامات کے معیار پر کیا زور دیا؟

(A) بے حیائی اور غیر ازدواجی تعلقات کے جھوٹے الزامات طلاق کی بنیاد ہیں

(B) وہ ظلم کا تعین کرنے کے عوامل میں سے ایک ہیں

(C) وہ شریک حیات کے کردار' عزت اور ساکھ پر سنگین حملہ کرتے ہیں

(D) ان پر صرف اس صورت میں غور کیا جانا چاہیے جب وہ کسی معقول شک سے بالاتر ثابت ہوں۔

III. "The question can also be considered from another point of view. Supposing the police send a report viz. a charge-sheet, under Section 170 of the Code. As we have already pointed out, the Magistrate is not bound to accept that report, when he considers the matter judicially. But can he differ from the police and call upon them to submit a final report, under Section 169? In our opinion, the Magistrate has no such power. If he has no such power, in law, it also follows that the Magistrate has no power to direct the police to submit a charge-sheet, when the police have submitted a final report that no case is made out for sending the accused for trial. The functions of the Magistracy and the police, are entirely different, and though, in the circumstances mentioned earlier, the Magistrate may or may not accept the report, and take suitable action, according to law, he cannot certainly infringe upon the jurisdiction of the police, by compelling them to change their opinion, so as to accord with his view. Therefore, to conclude, there is no power, expressly or impliedly conferred, under the Code, on a Magistrate to call upon the police to submit a charge-sheet, when they have sent a report under Section 169 of the Code, that there is no case made out for sending up an accused for trial."

[Extracted from AbhinandanJha v. Dinesh Mishra, (1967) 3 SCR 668, para 19-20].

11. مذکورہ بالا کیس مجسٹریٹ کے پولیس رپورٹ پر نوٹس لینے کے اختیار سے متعلق ہے ضابطہ فوجداری 1973 کی کس شق کے تحت؟

(A) Section 190(1)

(B) Section 159

(C) Section 190(1)

(D) Section 173(8)

12. اگرعدالت پولیس کی رپورٹ سے مطمئن نہیں ہے، تو کیا ضابطہ فوجداری مزید تفتیش کی ہدایت کی اجازت دیتا ہے؟

(A) نہیں، عدالت کا کردار فیصلہ تک محدود ہے

(B) جی ہاں، عدالت مطلوبہ نتیجہ کے لیے مخصوص ہدایات کے ساتھ مزید تفتیش کی اجازت دی سکتی ہے

(C) جی ہاں، عدالت قبل از علمی مرحلے پر مزید تفتیش کی ہدایت کر سکتی ہے

(D) ان میں سے کوئی نہیں

13. اگر پولیس حتمی رپورٹ پیش کرتی ہے، کیا ضابطہ فوجداری، مجسٹریٹ کو حتمی رپورٹ پر نوٹ لینے کی اجازت دیتا ہے؟

(A) جی ہاں، مجسٹریٹ حتمی رپورٹ پر نوٹس لے سکتے ہیں حالانکہ اس میں کوئی الزام درج نہیں ہے

(B) نہیں، مجسٹریٹ اس وقت تک نوٹس نہیں لے سکتا جب تک کہ چارج شیٹ داخل نہیں ہو جاتی

(C) مجسٹریٹ نوٹس لے سکتا ہے بشرطیکہ دفعہ 156 کے تحت تحقیقات کا حکم دیا گیا ہو   (D) ان میں سے کوئی نہیں

14. اگر پولیس رپورٹ جمع کرانے کے بعد، نئے ملنے والے شواہد کی بنیاد پر مزید رپورٹ شامل کرتی ہے، تو کیا ضابطہ فوجداری کے تحت یہ جائز ہے؟

(A) نہیں، یہ صرف پہلی صورت میں جائز ہے، ایک بار جب وہاں رپورٹ جمع کر دی جائے گی۔ سیکشن(6) 173 کے تحت اس کی مزید رپورٹ نہں ی دی جا سکتی

(B) یہ عدالت کی اجازت سے دفعہ 160 کے تحت جائز ہے۔

(C) جی ہاں، یہ سیکشن(8) 173 کے تحت جائز ہے۔   (D) ان میں سے کوئی نہیں

15. اگر مبینہ جرائم میں سے ایک قابل ادراک نوعیت کا ہے اور نا قابل ادارک نوعیت کے تین اضافی مبینہ جرائم ہیں، تو کس کی نوعیت کیا ہوگی؟

(A) (1) 155 کے مطابق جرم کی نوعیت کے لحاظ سے دو الگ الگ مقدمات ہوں گے

(B) اس کو سیکشن(4) 155 کے تحت اجتماعی طور پر نا قابل شناخت کیس سمجھا جائے گا

(C) سیکشن(4) 155 کے مطابق کیس کی نوعیت قابل ادراک ہوگی   (D) ان میں سے کوئی نہیں

IV. "There is no gainsaying that an able bodied youthful Jawan when physically assaulted by his superior may be in a state of provocation. The gravity of such a provocation may be heightened if the physical beating was meant to force him to submit to unnatural carnal intercourse to satisfy the superior's lust. The store room incident involving the appellant and the deceased is alleged to have taken place when the deceased had bolted the door of the store room to keep out any intruder from seeing what was happening inside. By any standard the act of a superior to humiliate and force his subordinate in a closed room to succumb to the lustful design of the former was a potent recipe for anyone placed in the appellant's position to revolt and retaliate against the treatment being given to him. What may have happened inside the store room if the appellant had indeed revolted and retaliated against the unbecoming conduct of the deceased is a matter of conjecture. The appellant or any one in his

position may have retaliated violently to the grave peril of his tormentor. The fact of the matter, however, is that the appellant appears to have borne the assault without any retaliation against the deceased-superior and somehow managed to escape from the room…All that the evidence proves is that after the said incidentthe appellant was seen crying and depressed and when asked by his colleagues, he is said to have narrated his tale of humiliation at the hands of the deceased…. That appears to have happened in the present case also for the appellant's version is that he and his colleagues had planned to avenge the humiliation by beating up the deceased in the evening when they all assemble near the water heating point. That apart, the appellant attended to his normal duty during the day time and after the evening dinner, went to perform his guard duty at 2100 hrs."

[Extracted from B.D Khunte v. Union of India, Criminal Appeal No. 2328 of 2014, para 12-13].

16. درج ذیل میں سے کون سا سیکشن 300 کے مخصوص استثنا IPC 1860 ہیں؟

(A) نجی دفاع، بغیر کسی سوچ بچار کے اچانک لڑائی، رضا مندی

(B) جبر، نشہ، ذاتی دفاع

(C) شدید اور اچانک اشتعال انگیزی، ذاتی دفاع، پاگل پن

(D) شدید اور اچانک اشتعال انگیزی، نیک نیتی کے ساتھ نجی دفاع کے حق سے تجاوز کرنا

17. IPC 1860 میں عمومی اور مخصوص دفاع میں کیا فرق ہے؟

(A) کوئی فرق نہیں ہے، یہ دونوں غیر معمولی معاملات میں تمام جرائم پر لاگو ہوتے ہیں

(B) عمومی دفاع ہر قسم کے جرائم پر لاگو ہوتا ہے اور اس کا احاطہ باب III IPC 1860 میں ہوتا ہے جب کہ مخصوص دفاع متعلقہ جرم کے لیے مخصوص ہیں

(C) عمومی دفاع ہر قسم کے جرائم پر لاگو ہوتا ہے اور اس کا احاطہ باب IV IPC 1860 میں ہوتا ہے جب کہ مخصوص دفاع متعلقہ جرم کے لیے مخصوص ہیں

(D) ان میں سے کوئی نہیں

18. کس استثنا کے تحت یہ واضح طور پر کہا گیا ہے کہ یہ غیر ضروری ہے کہ کس پارٹی نے اشتعال انگیزی کی پیش کش کی؟

(A) بغیر کسی پیش گوئی کے اچانک لڑائی

(B) شدید اور اچانک اشتعال

(C) دباؤ

(D) رضا مندی

19. درج ذیل میں سے کون سا (Grave and sudden provocation) کے لیے ہے؟

(A) اشتعال انگیزی شدید اور اچانک ہونی چاہیے

(B) اشتعال خود پر قابو پانے کے لیے کافی ہونا چاہیے

(C) اشتعال انگیزی قانون کی اطاعت میں کی گئی کسی بھی چیز سے نہیں کی جاتی ہے، یا کسی سرکاری ملازم کی طرف سے ایسے سرکاری ملازم کے اختیارات کے جائزہ استعمال میں نہیں دی جاتی ہے۔

(D) یہ سبھی

20. مندرجہ ذیل میں سے کون سا مہاراشٹرا کیس میں ناناوتی بمقابلہ ریاست K.M میں بیان کیا گیا تھا؟

(A) شدید اور اچانک ''اشتعال انگیزی کا امتحان یہ ہے کہ کیا ایک ذمہ دار آدمی'' جس کا تعلق معاشرے کے اسی طبقے سے ہے جس کا تعلق ملزم کے طور پر ہے، جس صورت حال میں ملزم کو رکھا گیا تھا' اس قدر مشتعل ہو جائے کہ وہ اپنا ضبط کھو بیٹھے

(B) ہندوستان میں الفاظ اور اشارے بھی بعض حالات میں سنگینی کا سبب بن سکتے ہیں۔ تعزیرات ہند کی دفعہ 300 کے تحت کسی ملزم کو اچانک اشتعال دلانا تا کہ اس کے فعل کو پہلی استثنائی حد کے اندر لایا جا سکے۔

(C) متاثرہ کے سابقہ فعل سے پیدا ہونے والے ذہنی پس منظر کو یہ معلوم کرنے میں مدنظر رکھا جا سکتا ہے کہ آیا اس کے بعد کا عمل جرم کے ارتکاب کے لیے شدید اور اچانک اشتعال کا باعث بنا۔

(D) یہ سبھی

V. It is a fundamental principle of criminal jurisprudence that an accused is presumed to be innocent and, therefore, the burden lies on the prosecution to prove the guilt of the accused beyond reasonable doubt. The prosecution, therefore, in a case of homicide shall prove beyond reasonable doubt that the accused caused death with the requisite intention described in section 299 of the Indian Penal Code. This general burden never shifts and it always rests on the prosecution. But, as section 84 of the Indian Penal Code provides that nothing is an offence if the accused at the time of doing that act, by reason of unsoundness of mind was incapable of knowing the nature of his act or what he was doing was either wrong or contrary to law. This being an exception, under section 105 of the Evidence Act the burden of proving the existence of circumstances bringing the case within the said exception lies on the accused; and the court shall presume the absence of such circumstances. Under section 105 of the Evidence Act, read with the definition of "shall presume" in section 4 thereof, the court shall regard the absence of such circumstances as proved unless, after considering the matters before it, it believes that said circumstances existed or their existence was so probable that a prudent man ought, under the circumstances of the particular case, to act upon the supposition that they did exist. To put it in other words, the accused will have to rebut the presumption that such circumstances did not exist, by placing material before the court sufficient to make it consider the existence of the said circumstances so probable that a prudent man would act upon them. The accused has to satisfy the standard of a "prudent man". If the material placed before the court, such as, oral and documentary evidence, presumptions, admissions or even the prosecution evidence, satisfies the test of "prudent man", the accused will have discharged his burden. The evidence so placed may not be sufficient to discharge the burden under section 105 of the Evidence Act, but it may raise a reasonable doubt in the mind of a Judge as regards one or other of the necessary ingredients of the offence itself. It may, for instance, raise a reasonable doubt in the mind of the Judge whether

the accused had the requisite intention laid down in section 299 of the Indian Penal Code. If the Judge has such reasonable doubt, he has to acquit the accused, for in that event the prosecution will have failed to prove conclusively the guilt of the accused. There is no conflict between the general burden, which is always on the prosecution and which never shifts, and the special burden that rests on the accused to make out his defence of insanity.

[Extract from Dahyabhai Chhaganbhai Thakker v. State of Gujarat, AIR 1964 SC 1563, para 5].

21. اقتباس میں اور انڈین ایویڈنس ایکٹ 1872 کے سیکشن 4 میں ثبوت کے معیار کو ''پروڈنٹ مین'' (Prudent Man) کے معیار کے طور پر حوالہ دیا گیا ہے جو مندرجہ ذیل میں سے کس وضاحت سے مطابقت رکھتا ہے؟

(A) امکانات کے معیار کی برتری
(B) معقول شک سے بالاتر
(C) واضح اور قائل
(D) پہلی نظر

22. عام زبان میں (Onus of Proof) اور (Burden of Proof) کی اصطلاحات ایک دوسرے کے ساتھ استعمال ہوتی ہیں۔ تاہم گواہ یا شواہد کے قانون میں درج ذیل میں سے کس کا استعمال درست مطابقت رکھتا ہے یا کس سے مطابقت رکھتی ہیں؟

(A) (Burden of Proof) سے مراد ایک واضح بوجھ ہے جب کہ (Onus of Proof) سے مراد قانونی بوجھ ہے
(B) (Onus of Proof) سے مراد واضح بوجھ ہے جب کہ (Burden of Proof) سے مراد قانونی بوجھ ہے
(C) (Onus of Proof) اور قانونی دونوں بوجھ کا حوالہ دے سکتا ہے جب کہ (Burden of Proof) سے مراد صرف ثبوتی بوجھ ہے
(D) (Burden of Proof) اور (Onus on Proof) دونوں کا ایک ہی تصور ہے۔ ہندوستانی قانون میں ''بوجھ'' (Burden) کا استعمال ہوتا ہے جب کہ عام قانون کے نظام میں '' اونس'' (Onus) استعمال ہوتا ہے

23. انڈین ایویڈینس ایکٹ 1872 کا سیکشن 4 بھی ''اختیاری ثبوت'' کے تصور کا حوالہ دیتا ہے۔ سادہ الفاظ میں تصور کی وضاحت اس طرح کی جا سکتی ہے

(A) قاتل ثبوت کے ذریعہ کسی حقیقت کا ثبوت جسے جھوٹا نہیں سمجھا جا سکتا
(B) عدالتی نوٹس کے نظریے کے ذریعے ایک حقیقت کا ثبوت اور اس لیے مزید کسی ثبوت کی ضرورت نہیں ہے
(C) کسی حقیقت کا اعلان جیسا کہ قانون کے ذریعے مکمل طور پر ثابت کیا گیا ہے اور پھر کسی ثبوت کو اسے غلط ثابت کرنے کی اجازت نہ دینا
(D) یہ قیاس کہ جب کسی مقدمہ یا کارروائی میں فریقین کی طرف سے سچ تسلیم کیا جائے تو کسی حقیقت کو ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے

24. مذکورہ بالا اقتباس کے حوالے سے درج ذیل میں سے کون سی تجویز مجرمانہ مقدمے میں درست ثابت ہوتی ہے؟

(A) جہاں دفاع S.84, IPC کے تحت پاگل پن کی درخواست اٹھاتا ہے' استغاثہ کو اہم ثبوت کے ذریعہ اسے غلط ثابت کرنا چاہیے
(B) جہاں دفاع S.84, IPC کے تحت پاگل پن کی درخواست کرتا ہے' استغاثہ پر کوئی اضافی بوجھ نہیں ہوتا' لیکن دفاع پاگل پن کو ثابت کرنے کا بوجھ قبول کرتا ہے
(C) S.84, IPC کے تحت (Defence) پاگل پن کی درخواست اٹھاتا ہے' (Prosecuation) کو لازمی طور پر پاگل پن کی درخواست کو غلط ثابت کر کے (Mens rea) کی وجہ کو ثابت کریں۔
(D) یہ سبھی

25. انڈین ایویڈینس ایکٹ 1872 کی دفعہ 105 درج ذیل میں سے کن حالات میں لاگو ہوتی ہے؟

(A) جہاں ملزمان کی طرف سے کیس کو IPC میں عمومی استثنٰی کے اندر لانے کی درخواست کی جاتی ہے

(B) جہاں ملزمان کی طرف سے کیس کو جنرل کے اندر لانے کی درخواست کی جاتی ہے۔ IPC میں یا جرم کی وضاحت کرنے والے کسی قانون میں استثنٰی خصوصی استثنٰی یا شرط

(C) جہاں جرم کے لیے مطلوبہ (mens rea) ملزم کی طرف سے واضح طور پر منفی ہے

(D) جہاں حالات میں ملزم کی طرف سے مقدمہ کو ایک خاص استثنٰی کے اندر لاتے ہوئے استدعا کی جاتی ہے جسے قانون نے تسلیم کیا ہے

VI. Section 25-N of the Industrial Disputes Act, 1947 prescribes the conditions precedent to retrenchment of workmen. Section 25-O provides for the procedure for closing an undertaking of an industrial establishment. Under Section 25-N of the Act before retrenchment of workman can be affected two conditions must be fulfilled namely (a) the workman has been given three months' notice in writing indicating the reasons for retrenchment or paid in lieu of such notice, wages for the said period; and (b) the prior permission of the appropriate Government has been obtained by the employer upon an application having been made. Sub-section (3) of Section 25-N vests power in the State Government to grant or refuse permission to retrench an employee. Section 25-O enjoins an employer, who intends to close an undertaking to apply for prior permission at least ninety days before the date on which the intended closure is to become effective, setting out the reasons for the intended closure and simultaneously serve a copy of such application on the representatives of the workmen in the prescribed manner. Sub-section (9) of Section 25-O provides that where an undertaking is permitted to be closed or permission for closure is deemed to be granted, every workman, who is employed in that undertaking immediately before the date of application for permission under the said section, shall be entitled to receive compensation which shall be equivalent to fifteen days' average pay for every completed year of continuous service or any part thereof in excess of six months.

Evidently, both Section 25-N and 25-O are couched in a mandatory form. They give effect to the public policy of preventing the exploitation of labour by commanding the employer to follow the defined process for retrenchment of an individual or group of employees or for closure of the establishment as such.

[Extracted with edits from the decision of the Bombay High Court in Esselworld Leisure Pvt. Ltd.v. Syam Kashinath Koli, 2023 SCC OnLine Bom 2102, decided on September 29, 2023].

26. مزدور (Workman) کو صنعتی تنازعات ایکٹ کے تحت ایک سال کی مسلسل خدمت انجام دینے والا سمجھا جائے گا۔ اگر

(A) مزدور نے ایک ہی آجر کے تحت کم از کم 120 دنوں تک کام کیا ہے

(B) مزدور نے کم از کم 180 دنوں تک ایک ہی آجر کے تحت کام کیا ہے

(C) مزدور نے کم از کم 240 دنوں کے لیے ایک ہی آجر کے تحت کام کیا ہے

(D) مزدور نے ایک ہی آجر کے تحت کم از کم 300 دنوں تک کام کیا ہے

27. دیے گئے بیانات پر غور کریں۔

i. مقررہ دنوں تک مسلسل سروس ثابت کرنے کی ذمہ داری مزدور (Workman) پر ہے۔

ii. مسلسل سروس کا دورانیہ ایک ہی سروس یا ایک ہی قسم کی سروس میں ہونا ضروری نہیں ہے

iii. مقررہ مدت سے کم کے لیے کام کیا گیا ہے جس میں اداشدہ تعطیلات شامل نہیں ہیں۔ نیچے دیے گئے کوڈ میں سے صحیح جواب کا انتخاب کریں۔

(A) I اور II درست ہیں، III غلط ہے
(B) II اور III درست ہیں اور I غلط ہے
(C) II درست ہے، I اور III غلط ہیں
(D) صرف I درست ہے، II اور III غلط ہیں

28. سیکشن 25N درج ذیل میں سے کس صنعتی ادارے پر لاگو ہے؟

(A) Industrial Establishement جہاں پچھلے بارہ مہینوں میں اوسطاً فی کام کے دن 50 سے کم مزدور ملازم تھے
(B) Seasonal Character کا صنعتی قیام (Industrial Establishement)
(C) Industrial Establishement جہاں پچھلے بارہ مہینوں میں اوسطاً فی کام کے دن 100 سے کم مزدور ملازم تھے
(D) (B) اور (C) دونوں

29. سیکشن 25(3) کے تحت کس صورت حال میں متعلقہ حکومت کی طرف سے چھوٹ کی درخواست میں انکار کی شرائط کیا ہیں؟

(A) Workmen اور آجر (Employer) کو سننے کا ایک معقول موقع دیا جانا چاہیے
(B) چھٹنی (Retrenchement) کی وجوہات حقیقی اور مناسب ہونی چاہئیں
(C) اجازت سے انکار کی وجوہات تحریری طور پر درج کی جائیں
(D) یہ سبھی

30. دیے گئے بیانات پر غور کریں۔

(I) اگر متعلقہ حکومت درخواست کی تاریخ سے 30 دنوں کے اندر اجازت دینے یا انکار کرنے کے حکم سے آگاہ نہیں کرتی ہے تو بند کرنے کی درخواست کو منظور کرلیا گیا سمجھا جائے گا۔

(II) سیکشن 25-0 آجر کے لیے لازمی قرار دیتا ہے جو کسی انڈرٹیکنگ کو بند کرنے کا ارادہ رکھتا ہے کہ وہ اس تاریخ سے کم از کم نوے دن پہلے پیشگی اجازت کے لیے درخواست دے۔ جس سے بندش کا ارادہ موثر ہونا ہے۔ مطلوبہ بندش کی وجوہات بیان کرتے ہوئے اور ساتھ ہی اس طرح کی درخواست کی ایک نقل مزدوروں کے نمائندوں کو مقرر طریقے سے پیش کرنا

(III) سیکشن 25-0 عمارتوں، پلوں، سڑکوں، نہروں، ڈیموں یا دیگر تعمیراتی کاموں کی تعمیر میں مصروف عمل پر لاگو نہیں ہوتا ہے۔

نیچے دیے گئے کوڈ سے صحیح جواب کا انتخاب کریں۔

(A) I اور II درست ہیں، III غلط ہے
(B) II اور III درست ہیں، I غلط ہے
(C) II درست ہیں، I اور III غلط ہیں
(D) صرف I درست ہے، II اور III غلط ہیں

VII. Indeed, in England, in the celebrated Sea Angel case, 2013 (1) Lloyds Law Report 569, the modern approach to frustration is well put, and the same reads as under:

"In my judgment, the application of the doctrine of frustration requires a

multi-factorial approach. Among the factors that have to be considered are the terms of the contract itself, its matrix or context, the parties' knowledge, expectations, assumptions and contemplations, in particular as to risk, as at the time of the contract, at any rate so far as these can be ascribed mutually and objectively, and then the nature of the supervening event, and the parties' reasonable and objectively ascertainable calculations as to the possibilities of future performance in the new circumstances. Since the subject matter of the doctrine of frustration is contract, and contracts are about the allocation of risk, and since the allocation and assumption of risk is not simply a matter of express or implied provision but may also depend on less easily defined matterssuch as "the contemplation of the parties", the application of the doctrine can often be a difficult one. In such circumstances, the test of "radically different" is important: it tells us that the doctrine is not to be lightly invoked; that mere incidence of expense or delay or onerousness is not sufficient; and that there has to be as it were a break in identity between the contract as provided for and contemplated and its performance in the new circumstances."

"... It is clear from the above that the doctrine of frustration cannot apply to these cases as the fundamental basis of the PPAs remains unaltered. Nowhere do the PPAs state that coal is to be procured only from Indonesia at a particular price. In fact, it is clear on a reading of the PPA as a whole that the price payable for the supply of coal is entirely for the person who sets up the power plant to bear. The fact that the fuel supply agreement has to be appended to the PPA is only to indicate that the raw material for the working of the plant is there and is in order. It is clear that an unexpected rise in the price of coal will not absolve the generating companies from performing their part of the contract for the very good reason that when they submitted their bids, this was a risk they knowingly took. We are of the view that the mere fact that the bid may be non-escalable does not mean that the respondents are precluded from raising the plea of frustration, if otherwise it is available in law and can be pleaded by them. But the fact that a non-escalable tariff has been paid for, for example, in the Adani case, is a factor which may be taken into account only to show that the risk of supplying electricity at the tariff indicated was upon the generating company".

[Extracted from Energy Watchdog v. Central Electricity Regulatory Commission (2017) 14 SCC 80].

31. مندرجہ ذیل میں سے کون سی Force Majeure شق کے بارے میں غلط ہے؟

(A) Force Majeure شق کے قابل اطلاق (Burdern of Proof) اس فریق پر ہے جو اسے استعمال کرنا چاہتا ہے

(B) Force Majeure شق اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ عدم کارکردگی کوئی خلاف ورزی نہیں ہے کیونکہ جو حالات پیش آئے ہیں ان میں کوئی کارکردگی واجب نہیں تھی۔

(C) Frustration of Contract اور Force Majeoure، درحقیقت ایک ہی تصور ہیں

(D) Force Majeoure کی شقیں بہت سی شکلوں اور سائز میں آتی ہیں، جس میں معاہدے کی منسوخی/خاتمے کے لیے فراہم کردہ سادہ شق سے لے کر ایسی صورت میں جب کارکردگی کو Force Majeoure کی اصطلاح میں سمجھے جانے والے حالات سے روکا جاتا ہے، بے حد پیچیدگی کی شقوں تک عالیہ، معاف کرنے والے واقعات کی ایک فہرست وعدہ کرنے والے کو جاری کیے جانے والے نوٹسز اور فورس میجر ایونٹ کے نتائج کی تفصیل

32. مندرجہ ذیل میں سے کون سا Frustration of Contract پر ایک اہم فیصلہ ہے؟

(A) سنٹرل ان لینڈ واٹر ٹرانسپورٹ کارپوریشن بمقابلہ بروجوناتھ گنگولی 156 3 SCC (1986)

(B) ستیابرت گھوس بمقابلہ مگنی رام بنگلور اینڈ کمپنی 310 1954 SCR

(C) فتح چند بمقابلہ بالکشن داس، 515 1 SCR (1964)

(D) تھورنٹن بمقابلہ شولین پارکنگ لمیٹڈ، (CA) 163 2 QB (1971)

33. Frustration of Contract کے حوالے سے مندرجہ ذیل میں سے کون سی غلط تجویز ہے؟

(A) عدالتوں کے پاس عام اختیار ہے کہ وہ کسی فریق کو معاہدے کے اس کے حصے کی کارکردگی سے بری کر دے اگر اس کی کارکردگی واقعات کے غیر متوقع موڑ کی وجہ سے مشکل ہوگئی ہو۔

(B) اگر کسی معاہدے میں کوئی ایسی اصطلاح موجود ہو جس کے مطابق اسے بعض ہنگامی حالات کے پیش آنے پر ختم کیا جائے گا، تو معاہدہ کی تحلیل خود معاہدے کی شرائط کے تحت ہو جائے گی اور ایسے معاملات سیکشن 56 کے دائرہ کار سے باہر ہوں گے۔ انڈین کنٹریکٹ ایکٹ' ایسے معاملات کو انڈین کنٹریکٹ ایکٹ کے سیکشن 32 کے تحت نمٹایا جانا چاہیے۔

(C) مایوسی کے نظریے کے اطلاق ہمیشہ تنگ حدود میں ہونا چاہیے

(D) انڈین کنٹریکٹ ایکٹ کا سیکشن 56 لیز پر لاگو نہیں ہوتا (مکمل کنوینس)

34. انرجی واچ ڈاگ بمقابلہ سنٹرل الیکٹرسٹی ریگولیٹری کمیشن میں، سپریم کورٹ نے پایا کہ فریقین کے درمیان بجلی کی خریداری کے معاہدوں (پی پی اے) کی بنیادی PPAs بنیاد انڈونیشیا سے درآمد کردہ کوئلہ کی قیمت پر مبنی نہیں تھی۔ درحقیقت میں، ایک شق موجود تھی جس میں کہا گیا تھا کہ ایندھن کی قیمت میں تبدیلی، یا معاہدہ کو انجام دینے کے لیے مشکل ہو جانا کو Force Majeoure نہیں سمجھا جاتا: لہذا انڈونیشیا کے کوئلے کی قیمت میں اضافے کی بنیاد پر عدالت نے کہا کہ:

(A) کارکردگی کے متبادل طریقے دستیاب تھے، اگرچہ زیادہ قیمت پر، اور یہ اکیلے معاہدے کی قیادت نہیں کرسکتا، مجموعی طور پر، مایوس ہونے کا

(B) انڈونیشین کوئلے کی قیمت میں غیر متوقع اضافے کی وجہ سے Frustration of Contract کا شکار تھا جس نے پیدا کرنے والی کمپنی کو معاہدے کے اپنے حصے کو انجام دینے سے معذرت کر لی

(C) اگرچہ PPAs مایوس نہیں ہیں، انڈونیشین کوئلے کی قیمت میں غیر متوقع اضافے کی وجہ سے، پیدا کرنے والی کمپنی کو ریلیف دینے کے لیے دیے گئے معاملے میں فورس میجر کی شق کو استعمال کیا جا سکتا ہے

(D) انڈونیشیا کے کوئلے کی قیمت میں غیر موقع اضافے کی وجہ سے معاہدہ مایوسی کا شکار تھا کیونکہ کسی ایکٹ کی کارکردگی شاید لفظی طور پر ناممکن نہ ہو، لیکن معاہدہ اپنے مقصد کے نقطہ نظر سے ناقابل عمل اور بیکار ہو سکتا ہے۔

.35 The maxim lex non cogit ad impossibilia کا مطلب ہے۔

(A) عمل کا ذاتی حق جو شخص کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے

(B) Burdenof Proof دعویٰ کرنے والے پر ہے نہ کہ انکار کرنے والے پر

(C) کوئی شخص اپنی غلطی سے پیدا ہونے والے کسی حق کا دعویٰ نہیں کرسکتا

(D) قانون وعدہ کرنے والے کو وہ کام کرنے پر مجبور نہیں کرتا جس کا انجام دینا ناممکن ہو۔

VIII. A matter of fact, when a patient is admitted to the highly commercial hospital … a thorough check up of the patient is done by the hospital authorities, it is the Institute which selects after the examination of the patient that he suffers from what malady and who is the best doctor who can attend, except when the patient or the family members desire to be treated by a particular doctor or the surgeon as the case may be. Normally, the private hospitals have a panel of doctors in various specialities and it is they who choose who is to be called. It is very difficult for the patient to give any detail that which doctor treated the patient and whether the doctor was negligent or the nursing staff was negligent. It is very difficult for such patient or his relatives to implead them as parties in the claim petition…We cannot place such a heavy burden on the patient or the family members/relatives to implead all those doctors who have treated the patient or the nursing staff to be impleaded as party. It will be a difficult task for the patient or his relatives to undertake this searching enquiry from the hospital and sometimes hospital may not co-operate. It may give such details and sometimes may not give the details…

The burden cannot be placed on the patient to implead all those treating doctors or the attending staff of the hospital as a party so as to substantiate his claim. Once a patient is admitted in a hospital it is the responsibility of the Hospital to provide the best service and if it is not, then hospital cannot take shelter under the technical ground that the concerned surgeon or the nursing staff, as the case may be, was not impleaded, therefore, the claim should be rejected on the basis of non-joinder of necessary parties.

In fact, once a claim petition is filed and the claimant has successfully discharged the initial burden that the hospital was negligent, as a result of such negligence the patient died, then in that case the burden lies on the hospital and the concerned doctor who treated that patient that there was no negligence involved in the treatment. Since the burden is on the hospital, they can discharge the same by producing that doctor who treated the patient in defence to substantiate their allegation that there was no negligence. In fact, it is the hospital who engages the treating doctor thereafter it is

their responsibility. The burden is greater on the Institution/ hospital than that of the claimant."

[Extracted from Smt. Savita Garg v. The Director, National Heart Institute (2004) 8 SCC 56].

36. Negligence ایک اذیت کے طور پر، کہا جاتا ہے کہ اس کا ارتکاب اس وقت ہوا ہے جب درج ذیل چیزیں قائم ہوں۔

(A) دیکھ بھال کرنے کے فرض کا وجود، جو مدعا علیہ پر شکایت کنندہ پر واجب ہوتا ہے، اور یہ کہ دیکھ بھال کے اس معیار کو حاصل کرنے میں ناکامی ہے، جیسا کہ قانون نے تجویز کیا ہے، اس طرح اس کے فرض کی خلاف ورزی کا ارتکاب کرنا

(B) نقصان، جو کہ دونوں وجہ سے اس طرح کی خلاف ورزی سے جڑا ہوا ہے اور قانون کے ذریعہ تسلیم کیا گیا ہے، شکایت کنندہ کو ہوا ہے

(C) (A) اور (B) دونوں

(D) ان میں سے کوئی نہیں

37. Negligence کے حوالے سے درج ذیل میں سے کون سی تجویز غلط ہے؟

(A) طبی Negligence کا تعین کرنے کے لیے ٹیسٹ، جیسا کہ بولم کے معاملے میں بیان کیا گیا ہے [بولم بمقابلہ فریرن ہاسپٹل مینجمنٹ کمیٹی [1957) 1 WLR 582) ہندوستان میں قابل اطلاق ہے

(B) دیوانی اور فوجداری قوانین میں Negligence کا فقہی تصور یکساں ہے اور دیوانی قانون میں جو لاپرواہی ہو سکتی ہے وہ لازمی طور پر فوجداری قانون میں Negligence ہے۔

(C) کسی پیشہ ور کو Negligence کا ذمہ دار ٹھہرایا جا سکتا ہے، اور فیصلہ کرنے کے لیے جو معیار لاگو کیا جائے گا، چاہے اس شخص پر لاپرواہی کی گئی ہو یا نہ ہو، وہ ایک عام اہل شخص کا ہوگا جو اس پیشے میں عام مہارت کا استعمال کرے۔

(D) ہر پیشہ ور کے لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ اس برانچ میں اعلیٰ ترین مہارت کا حامل ہو جس پر وہ عمل کرتا ہے۔ ایک اعلیٰ ہنر مند پیشہ ور بہتر خصوصیات کا حامل ہو سکتا ہے، لیکن اس کو پیشہ ور کی کارکردگی کو جانچنے کے لیے بنیاد یا پیمانہ نہیں بنایا جا سکتا جس کے خلاف Negligence کا الزام عائد کیا جائے۔

38. Medical Practitioner کی ذمہ داری کے حوالے سے درج ذیل میں سے کون سی تجویز درست ہے؟

(A) Medical Practitioner Negligence کی بنیاد پر ہرجانے کے دعویٰ سے محفوظ ہیں کیونکہ وہ طبی پیشے سے تعلق رکھتے ہیں

(B) Medical Practitioner Negligence کی بنیاد پر ہرجانے کے دعویٰ سے محفوظ ہیں، کیونکہ وہ نیشنل میڈیکل کمیشن ایکٹ 2019 کے تحت زیر انتظام ہیں

(C) Medical Practitioner Negligence کی بنیاد پر ہرجانے کے دعویٰ سے محفوظ ہیں، کیونکہ اخلاقیات اور میڈیکل رجسٹریشن بورڈ کے پاس پیشہ ورانہ طرز عمل کو منظّم کرنے اور طبی اخلاقیات کو فروغ دینے کا اختیار ہے

(D) Medical Practitioner، اگرچہ طبی پیشے سے تعلق رکھتے ہیں، لاپرواہی کی بنیاد پر ہرجانے کے دعویٰ سے محفوظ نہیں ہیں۔

39. مندرجہ ذیل میں سے کون سا ہندوستان میں Medical Practitioner پر بنیادی فیصلہ ہے؟

(A) ایم سی مہتا بمقابلہ یونین آف انڈیا AIR 1987 SC 1086

(B) میونسپل کارپوریشن دہلی بمقابلہ سشیلا دیوی AIR 1999 SC 1929

(C) جیکب میتھو بمقابلہ ریاست پنجاب (2005) 6 SCC 1

(D) یہ سبھی

40. اب بڑی تعداد میں پرائیوٹ ہسپتال، نرسنگ ہومز اور کلینک سامنے آئے ہیں، ان کی بنائی ہوئی اچھی شہریت کے پیش نظر مریض بڑی تعداد میں وہاں علاج کے لیے جاتے ہیں۔ یہ ہسپتال ان مریضوں کو علاج معالجے کی سہولت ان کے ملازم ڈاکٹروں کے ذریعے فراہم کرتے ہیں یا ان ڈاکٹروں کے ذریعہ جو وہاں کسی انتظام پر کام کرتے ہیں۔ یہ ہسپتال ایسے تمام ڈاکروں کی طرف سے ان مریضوں کو فراہم کی جانے والی فیسوں اور علاج معالجے کے بلوں میں اضافہ کرتے ہیں۔ ایسے حالات میں اگر ڈاکٹروں کی Negligence کی وجہ سے مریض کو چوٹ لگ جائے تو۔

(A) ہسپتال نقصانات کے لیے مساوی طور پر ذمہ دار ہوں گے، Vicarious Liability اصولوں پر یا Vicarious Liability کے مطابق اصولوں پر، اور یہ ہسپتال مریضوں کو ہونے والے نقصانات کے معاوضے کی ادائیگی کے لیے اپنی ذمہ داری سے پیچھے ہٹ نہیں سکتے۔ ان ہسپتالوں کے ڈاکٹروں کی غفلت

(B) ہسپتالوں کو ہرگز نقصان کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جائیگا

(C) ہسپتالوں کو نقصانات کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جائے گا۔ لیکن ڈاکٹرز اپنی غفلت کی ذمہ داری سے باز نہ آ سکے

(D) نہ تو ہسپتالوں اور نہ ہی ڈاکٹروں کو ذمہ دار ٹھہرایا جاتا ہے، کیونکہ کوئی بھی طبی پیشے میں مطلوبہ نتائج کی ضمانت نہیں دے سکتا۔

IX. Our society is governed by the Constitution. The values of constitutional morality are a non-derogable entitlement. Notions of "purity and pollution", which stigmatise individuals, can have no place in a constitutional regime. Regarding menstruation as polluting or impure, and worse still, imposing exclusionary disabilities on the basis of menstrual status, is against the dignity of women which is guaranteed by the Constitution. Practices which legitimise menstrual taboos, due to notions of "purity and pollution", limit the ability of menstruating women to attain the freedom of movement, the right to education and the right of entry to places of worship and, eventually, their access to the public sphere. Women have a right to control their own bodies. The menstrual status of a woman is an attribute of her privacy and person. Women have a constitutional entitlement that their biological processes must be free from social and religious practices, which enforce segregation and exclusion. These practices result in humiliation and a violation of dignity. Article 17 prohibits the practice of "untouchability", which is based on notions of purity and impurity, "in any form". Article 17 certainly applies to untouchability practices in relation to lower castes, but it will also apply to the systemic humiliation, exclusion and subjugation faced by women. Prejudice against women based on notions of impurity and pollution associated with menstruation is a symbol of exclusion. The social exclusion of women, based on menstrual status, is but a form of untouchability which is an anathema to constitutional values. As an expression of the anti-exclusion principle, Article 17 cannot be read to exclude women against whom social exclusion of the worst kind has been practised and legitimised on notions of purity and pollution. Article 17 cannot be read in a restricted manner. But even if Article 17 were to be read to reflect a particular form of untouchability, that Article will not exhaust the guarantee against other forms of social exclusion. The guarantee against social exclusion would emanate from other provisions of Part III, including Articles 15(2) and 21. Exclusion of women

between the age group of ten and fifty, based on their menstrual status, from entering the temple in Sabarimala can have no place in a constitutional order founded on liberty and dignity.

[Extracted from Indian Young Lawyers Association v. State of Kerala, (2019) 11 SCC 1 (hereafter IYLA)]

41. IYLA میں، سپریم کورٹ نے کہا کہ Worshipers of Lord Ayyappa:

(A) مذہبی فرقہ نہیں ہے کیونکہ انہوں نے خود کو اس طرح رجسٹر نہیں کیا ہے۔

(B) کوئی مذہبی فرقہ نہیں ہے کیونکہ ان کا کوئی الگ نام، عقائد کا ایک مشترکہ مجموعہ اور مشترکہ تنظیمی ڈھانچہ نہیں ہے۔

(C) ایک مذہبی فرقہ ہے کیونکہ انہیں ریاست کی طرف سے تسلیم کیا گیا ہے

(D) ایک مذہبی فرقہ ہے کیونکہ ان کے ساتھ مستقل طور پر خود اور عام طور پر معاشرہ ایسا سلوک کرتا رہا ہے

42. سپریم کورٹ نے اس بات کا تعین کیا کہ آیا کوئی مذہبی عمل آرٹیکل 25 کے اندر آتا ہے:

(A) ضروری مذہبی مشق ٹیسٹ

(B) اخلاص کا اعتقاد ٹیسٹ

(C) تناسب کا امتحان

(D) آئینی اخلاقیات کا امتحان

43. پارلیمنٹ نے آرٹیکل 17 کو نافذ کیا۔

(A) اچھوتایت کے خاتمے کا ایکٹ 1951

(B) دی پروٹیکشن آف سول رائٹس ایکٹ 1955

(C) آئینی جرائم ایکٹ 1951

(D) اچھوتی جرائم (ممنوعہ، تحفظ اور تدارک) ایکٹ 1950

44. جسٹس ڈی وائی آرٹیکل 47 کے دائرہ کار کا تعین کرنے کے لیے آئین ساز اسمبلی کے مباحثوں پر چندر چوڑ کا انحصار آئینی تشریح کے اس طریقہ سے بہترین طریقے سے بیان کیا گیا ہے؟

(A) زندہ آئین پرستی

(B) اصلیت

(C) ساختیات

(D) ٹیکسٹولزم

45. IYLA میں جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ نے کہا کہ آرٹیکل 17 میں ہے۔

(A) عمودی درخواست

(B) افقی درخواست

(C) بالواسطہ افقی اطلاق

(D) ان میں سے کوئی نہیں

46. اس فیصلے کے خلاف نظر ثانی کی درخواست میں، سپریم کورٹ نے 9 ججوں کی بنچ کی طرف سے تعین کے لیے درج ذیل میں سے کون سا سوال تیار کیا ہے؟

(A) آرٹیکل 25(1) میں ''عوامی نظم، اخلاقیات اور صحت'' کا دائرہ کار

(B) آرٹیکل 25 (2) (b) میں اظہار کا دائرہ ''ہندوؤں کا طبقہ''

(C) مذہبی پریکٹس کا مقابلہ کرنے کے لیے کسی مذہبی فرقے سے تعلق نہ رکھنے کو 'عدالتی تسلیم' کا دائرہ PILS والے لوگوں کی طرف سے دائر

(D) یہ سبھی

47. IYLA میں بنچ کے کس جج نے آرٹیکل 17 کی درخواست پر جسٹس چندر چوڑ سے اختلاف کیا؟

(A) جسٹس آر۔ایف۔نریمن (B) جسٹس دیپک مشرا

(C) جسٹس اندوملہوترا (D) ان میں سے کوئی نہیں

48. آرٹیکل 17 کے دائرہ کار پر اپنے نتیجے پر پہنچنے میں، جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ نے ڈاکٹر بی آر کے مندرجہ ذیل کاموں میں سے کن کاموں کا حوالہ دیا؟

(A) دلت کے طور پر سامنے آنا (B) گولامی

(C) ذات کی خاتمہ (D) یہ سبھی

49. مندرجہ بالا حوالہ میں، اصطلاح ''غیر قابل تحقیر'' کا کیا مطلب ہے؟

(A) کسی بھی حالت میں نکالا نہیں جاسکتا (B) قطعی طور پر تعین نہیں کیا جاسکتا

(C) کسی بھی حالت میں خلاف ورزی نہیں کی جاسکتی (D) ان میں سے کوئی نہیں

50. اس معاملے میں انڈین لائرز ینگ اسوسی ایشن (ILYA) کی طرف سے دائرہ عرضی تھی۔

(A) کیرالہ ہائی کورٹ کے فیصلے سے خصوصی رخصت کی درخواست (B) مفاد عامہ کی عرضی

(C) آرٹیکل 266 کے تحت دائر درخواست سے رٹ اپیل (D) ان میں سے کوئی نہیں

X. An Ordinance which is promulgated by the Governor has (as clause 2 of Article 213 provides) the same force and effect as an Act of the legislature of the State assented to by the Governor. However - and this is a matter of crucial importanceClause 2 goes on to stipulate in the same vein significant constitutional conditions. These conditions have to be fulfilled before the 'force and effect' fiction comes into being. These conditions are prefaced by the expression "but every such Ordinance" which means that the constitutional fiction is subject to what is stipulated in sub-clauses (a) and (b). Sub-clause (a) provides that the Ordinance "shall be laid before the legislative assembly of the state" or before both the Houses in the case of a bi-cameral legislature. Is the requirement of laying an Ordinance before the state legislature mandatory? There can be no manner of doubt that it is. The expression "shall be laid" is a positive mandate which brooks no exceptions. That the word 'shall' in sub-clause(a)Of clause 2 of Article 213 is mandatory, emerges from reading the provision in its entirety. As we have noted earlier, an Ordinance can be promulgated only when the legislature is not in session. Upon the completion of six weeks of the reassembling of the legislature, an Ordinance "shall cease to operate".

Article 213(2)(a) postulates that an ordinance would cease to operate upon the expiry of a period of six weeks of the reassembly of the legislature. The Oxford English dictionary defines the expression "cease" as : "to stop, give over, discontinue, desist;

to come to the end." P Ramanatha Aiyar's, The Major Law Lexicon defines the expression "cease" to mean "discontinue or put an end to". Justice C K Thakker's Encyclopaedic Law Lexicon defines the word "cease" as meaning: "to put an end to; to stop, to terminate or to discontinue". The expression has been defined in similar terms in Black's Law Dictionary.

The expression "cease to operate" in Article 213(2)(a) is attracted in two situations. The first is where a period of six weeks has expired since the reassembling of the legislature. The second situation is where a resolution has been passed by the legislature disapproving of an ordinance. Apart from these two situations that are contemplated by sub-clause (a), sub-clause (b) contemplates that an ordinance may be withdrawn at any time by the Governor. Upon its withdrawal the ordinance would cease to operate as well.

[Extracts from the judgment of majority judgment in Krishna Kumar Singh v. State of Bihar, Civil Appeal No. 5875 of 1994, decided on January 2, 2017 hereafter 'KK Singh']

51. آرڈیننس جاری کرنے کی طاقت کی ایک مثال ہے۔

(A) گورنر کی ایگزیکیٹو پاور
(B) گورنر کی تفویض کردہ طاقت
(C) گورنر کی خودمختاری کا اختیار
(D) ان میں سے کوئی نہیں

52. ڈی سی وادھوا بمقابلہ ریاست بہار 378 SCC 1 (1987) میں آئینی بنچ نے کہا کہ آرڈیننس کا دوبارہ نفاذ، آئین کے ساتھ دھوکہ دہی ہے کیونکہ:

(A) قانون سازی کا اختیار ہندوستان کے آئین کے ذریعہ مقنّنہ کو دیا گیا ہے
(B) یہ ہندوستان کے آئین کے تحت طاقت کا ایک رنگین مشق (Colourable Exercise) ہے
(C) ایگزیکیٹو کا کردار قانون کو نافذ کرنا ہے، اسے بنانا نہیں
(D) ان میں سے کوئی نہیں

53. وہ ریاستیں جو دو ایوانوں والی ہیں، گورنر صرف اس وقت آرڈیننس جاری کر سکتا ہے جب:

(A) دونوں ایوانوں کا اجلاس نہیں ہو رہا ہے
(B) جب ایمرجنسی کا اعلان عمل میں آتا ہے
(C) جب ریاست کو صدر راج کے تحت رکھا گیا ہو
(D) ان میں سے کوئی نہیں

54. آرٹیکل 213 کے تحت، گورنر کے ذریعہ ایک بار جاری کردہ آرڈیننس کو ریاست کی قانون ساز اسمبلی کے سامنے یا جہاں یہ دو ایوانوں پر مشتمل ہے، دونوں ایوانوں کے سامنے رکھا جائے گا۔ آئینی دفعات کو ذہن میں رکھتے ہوئے، گورنر کی طرف سے جاری کیا گیا آرڈیننس زیادہ سے زیادہ مدت تک موثر رہ سکتا ہے

(A) چھ ہفتے
(B) چھ ماہ
(C) ڈیڑھ ماہ
(D) ایک سال

55. کے کے سنگھ نے سپریم کورٹ کے 5 ججوں کے دو فیصلوں کو مسترد کر دیا۔

(A) ایسا آرڈیننس جو مقنّنہ کے سامنے آرٹیکل 213 کے ذریعہ تجویز کردہ طریقے سے پیش نہیں کیا گیا ہے اس کا کوئی قانونی اثر اور نتائج نہیں ہوں گے

(B) ایک آرڈیننس جو مقنّنہ کے سامنے آرٹیکل 213 کے ذریعہ تجویز کردہ طریقے سے پیش نہیں کیا گیا ہے، وہ اس تاریخ سے کالعدم ہو جائے گا جب اسے منظوری ملنی چاہیے تھی۔

(C) ایک آرڈیننس جو آرٹیکل 213 کے ذریعہ تجویز کردہ طریقے سے مقنّنہ کے سامنے پیش نہیں کیا گیا ہے، اس تاریخ سے کالعدم ہو جائے گا جب آرڈیننس کی جگہ مقنّنہ کے ذریعہ آرڈیننس کو تبدیل کرنے کے لیے بنائے گئے قانون سے تبدیل کیا جائے گا۔

(D) ایک آرڈیننس جو مقنّنہ کے سامنے آرٹیکل 213 کے ذریعہ تجویز کردہ طریقے سے پیش نہیں کیا گیا ہے، اسے ایک عارضی قانون کے طور پر سمجھا جائے گا۔

56. گورنر کی طرف سے جاری کردہ ایک آرڈیننس میں

(I) آئین ہند کے آرٹیکل 13 کے مقاصد کے لیے اسے ''قانون'' سمجھا جائے گا

(II) کیا تمام معاملات میں صدر کی پیشگی منظوری درکار ہو گی۔

(III) آئین ہند کے ساتویں شیڈول کے ساتھ پڑھے جانے والے آرٹیکل 246 کے مضامین کے تقاضوں سے مجبور نہیں ہونا چاہیے۔

(A) I تنہا درست ہے

(B) I اور II درست ہیں

(C) II, I اور III درست ہیں

(D) ان میں سے کوئی نہیں

57. آرٹیکل 213 کے تحت گورنر سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ صدر کے زیر غور آرڈیننس کو محفوظ رکھے۔

(I) تمام معاملات میں جب ریاست کو آرٹیکل 356 کے تحت صدر راج کے تحت رکھا گیا ہو۔

(II) جب آرڈیننس آرٹیکل 304 (b) کی شرط سے متعلق ہو اور اس ریاست کے اندر یا اس کے اندر تجارت، تجارت یا تعامل کی آزادی پر عوامی مفاد میں معقول پابندیاں عائد کرنے کی کوشش کرتا ہو۔

(III) جب آرڈیننس کسی ایسے معاملے پر جو جس کا شمار کنکرنٹ لسٹ (Concurrent List) (ساتویں شیڈول کے) میں کیا گیا ہو اور جو پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون کے خلاف ہو۔

(A) I,II اور III درست ہیں

(B) II اور III درست ہیں

(C) I اور III درست ہیں

(D) ان میں سے کوئی نہیں

58. گورنر کا آرڈیننس جاری کرنے کا اختیار گورنر کے مطمئن ہونے سے مشروط ہے کہ ''حالات ایسے ہیں جس کی وجہ سے اس کے لیے فوری کارروائی کرنا ضروری ہے۔'' کے کے سنگھ میں 7 ججوں کی بنچ نے کہا کہ گورنر کا اطمینان:

(A) عدالتی نظر ثانی کے تابع نہیں ہے کیونکہ یہ ایک سیاسی سوال ہے

(B) اس مواد کی مطابقت کے حوالے سے عدالتی جائزہ سے مشروط ہے جس پر اس طرح کے اطمینان کی بنیاد ہے

(C) مواد کی مناسبت کے حوالے سے عدالتی نظر ثانی سے مشروط ہے جس پر اس طرح کی اطمینان کی بنیاد ہے

(D) ان میں سے کوئی نہیں

59. جنرل کلاز ایکٹ' 1897 کا سیکشن 6 کسی قانون کو منسوخ کرنے کی صورت میں حقوق' مراعات اور ذمہ داریوں کا تحفظ کرتا ہے۔ کے کے سنگھ میں اکثریت کا موقف تا کہ:

(I) وہ آرڈیننس جو' کام کرنا بند کردیتا ہے' ایک ایسے قانون سے الگ ہے جو کالعدم ہے۔

(II) ایک ایسا آرڈیننس جو' کام کرنا بند کردیتا ہے' ایک عارضی قانون سے الگ ہے۔

(III) ایک ایسا آرڈیننس جو' کام کرنا بند کردیتا ہے' منسوخ شدہ قانون سے الگ ہے

(IV) آرٹیکل 213 میں کسی بھی 'بچت کی شق' کی عدم موجودگی میں ایک آرڈیننس جو' کام کرنا بند کردیتا ہے' 'محفوظ' نہیں ہوتا ہے۔

(A) I, II اور III درست ہیں   (B) II اور III درست ہیں

(C) I اور III درست ہیں   (D) یہ سبھی

60. مقنّنہ کی طرف سے گورنر کی طرف سے آرٹیکل 213 کے تحت جاری کردہ آرڈیننس کو نامنظور کرنے کی قرارداد یہ ہے:

(A) فطرت میں قانون اور حکومت پر پابند اثر ہے   (B) ایوان کی رائے کا محض اظہار

(C) اس کی کارروائی کے کنٹرول سے متعلق ایوان کا فیصلہ   (D) تفویض کردہ قانون سازی کی مشق

XI. The other material which prompted the High Court to reach the conclusion that the subsoil/minerals vest in the State is … recitals of a patta which ….. states that if minerals are found in the property covered by the patta and if the pattadar exploits those minerals, the pattadar is liable for a separate tax in addition to the tax shown in the patta and …. Certain standing orders of the Collector of Malabar which provided for collection of seigniorage fee in the event of the mining operation being carried on. We are of the clear opinion that the recitals in the patta or the Collector's standing order that the exploitation of mineral wealth in the patta land would attract additional tax, in our opinion, cannot in any way indicate the ownership of the State in the minerals. The power to tax is a necessary incident of sovereign authority (imperium) but not anIncident of proprietary rights (dominium). Proprietary right is a compendium of rights consisting of various constituent, rights. If a person has only a share in the produce of some property, it can never be said that such property vests in such a person. In the instant case, the State asserted its 'right' to demand a share in the 'produce of the minerals worked' though the expression employed is right - it is in fact the Sovereign authority which is asserted. From the language of the BSO No.10 it is clear that such right to demand the share could be exercised only when the pattadar or somebody claiming through the pattadar, extracts/works the minerals - the authority of the State to collect money on the happening of an event - such a demand is more in the nature of an excise duty/a tax. The assertion of authority to collect a duty or tax is in the realm of the sovereign authority, but not a proprietary right….

The only other submission whichh we are required to deal with before we part with this matter is the argument of the learned counsel for the State that in view of the scheme of the Mines and Minerals (Development and Regulation) Act, 1957 (hereafter 'MMDRA') which prohibits under Section 4 the carrying on of any mining activity in this country except in accordance with the permit, licence or mining lease as the case may be, granted under the Act, the appellants cannot claim any proprietary right in the sub-soil…

[Extract from the judgment in Thressiamma Jacob v. Dept. of Mining & Geology,(2013) 9 SCC 725] (hereafter 'T Jacob')

61. پارلیمنٹ کے ذریعہ نافذ کردہ MMDRA مرکزی حکومت کو یہ اجازت دیتا ہے

(A) معدنی دولت پر مشتمل زمین کی ملکیت حاصل کرنے کا حق

(B) ریاستی حکومت کو معدنی دولت پر مشتمل زمین کے مالکانہ حقوق سے خارج کرنے کا اختیار

(C) کان کنی کے حقوق کی گرانٹ کو ریگولیٹ کرنے کا حق

(D) کان کنی کی تمام سرگرمیوں پر ٹیکس لگانے کا حق

62. ٹی جیکب نے زیر زمین حقوق کی ملکیت کے روایتی ملکیتی حقوق کے سوال سے نمٹنا اور کہا کہ:

(I) ذیلی مٹی کے حقوق کو 'عام' کے طور پر سمجھا جاتا ہے اور ریاست کے ذریعہ عوامی اعتماد میں رکھا جاتا ہے۔

(II) قانون میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے جس میں یہ اعلان کیا گیا ہو کہ تمام معدنی دولت / زیر زمین حقوق ریاست میں ہیں

(III) زمین کے مالک کو قانون کے ذریعہ ذیلی مٹی کے حقوق سے محروم کیا جا سکتا ہے

(A) I درست ہے

(B) II اور III درست ہیں

(C) I اور III درست ہیں

(D) ان میں سے کوئی نہیں

63. کچھ زمین کی پیداوار پر ٹیکس لگانے کے اختیار کو اس طرح سمجھا جانا چاہیے۔

(A) یہ دعویٰ کہ زمین جزوی طور پر حکومت کی ملکیت ہے

(B) ممتاز ڈومین کی طاقت

(C) ملکیتی حق کا دعویٰ

(D) خود مختار حق کا دعویٰ

64. Common Law میں زمین کے ایک ٹکڑے کا مالک حق دار ہے

(I) زمین کی سطح پر کام کریں۔

(II) سطح کے نیچے زمین کے مرکز تک ہر چیز کا حقدار

(III) سطح کے نیچے ہر چیز کا حقدار سوائے ان معدنیات کے جو MMDRA کے تحت شامل ہیں۔

(A) سب درست ہیں

(B) صرف I درست ہے

(C) صرف I اور II درست ہیں

(D) صرف I اور III درست ہیں

65. ہندوستان کے آئین کے تحت' تمام جائیداد اور اثاثے' جو برطانوی عہد میں حکومت ہند اور گورنر کے صوبوں کے مقاصد کے لیے رکھے گئے تھے۔

(A) بغیر ادائیگی کے ضبط
(B) ولی عہد کو واپس بھیج دیا جائے
(C) یونین آف انڈیا میں ویسٹڈ (Vested)
(D) یونین آف انڈیا اور ریاستوں میں ویسٹڈ (Vested)

66. ہندوستان کا آئین' تمام زمینوں' معدنیات اور دیگر قیمتی چیزوں کو سمندر کی تہہ کے اندر علاقائی پانیوں کے اندر رکھتا ہے۔

(A) یونین آف انڈیا میں
(B) متعلقہ ریاستوں میں جن کا ساحل ہے۔
(C) یونین میں اور یونین میں تمام ریاستیں
(D) ریز کمیون (Res commune) کے طور پر سلوک کیا جاتا ہے

67. ریاست میگھالیہ بمقابلہ آل دیماسا اسٹوڈنٹس یونین ہساوا (2019) میں سپریم کورٹ نے فیصلہ کیا کہ میگھالیہ ریاست کے چھٹے شیڈول میں' جہاں زیادہ تر زمینیں یا تو نجی یا کمیونٹی کی ملکیت ہیں۔

(I) نجی ملکیت/ کمیونٹی کی ملکیت والی زمینوں کے مالکان اپنی زمینیں کان کنی کے لیے لیز پر دے سکتے ہیں
(II) ریاستی حکومت اکیلے نجی ملکیت/ کمیونٹی کی ملکیت والی زمینوں میں کان کنی کے لیے لیز پر دے سکتی ہے
(III) نجی ملکیت/ کمیونٹی کی ملکیت والی زمینوں کے مالکان ریاستی حکومت کے ذریعے مرکزی حکومت کی سابقہ منظوری حاصل کرنے کے بعد کان کنی کے لیے اپنی زمینیں لیز پر دے سکتے ہیں۔
(IV) اوپر کے سارے

(A) IV درست ہے
(B) II اور III درست ہیں
(C) I اور III درست ہیں
(D) ان میں سے کوئی نہیں

68. ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ 1882 کی دفعہ 105 میں ہے کہ غیر منقولہ جائیداد کی لیز کچھ شرائط کے تحت ایسی جائیداد سے لطف اندوز ہونے کے حق کی منتقلی ہے۔ایسی جائیداد سے لطف اندوز ہونے کا حق۔

(A) زمین کی سطح پر کان کنی کے آپریشن کو جاری رکھنے کا حق شامل ہے
(B) زمین کی ذیلی مٹی میں کان کنی کے آپریشن کو جاری رکھنے کا حق شامل ہے
(C) اس میں پائے جانے والے معدنیات کی مخصوص مقدار کو نکالنے' اس معدنیات کو ہٹانے اور مناسب کرنے کا حق شامل ہے
(D) یہ سبھی

69. کوئلے کی کان کنی کے منصوبے کے لیے ماحولیاتی تحفظ ایکٹ 1986 کے 69 کے تحت ماحولیاتی منظوری کی ضرورت ہے۔

(A) تمام زمینوں میں خواہ نجی' برادری' یا عوامی ملکیت
(B) صرف مرکزی حکومت کی ملکیت والی زمینوں میں
(C) صرف ریاستی حکومت کی ملکیت والی زمینوں میں
(D) صرف اس جگہ جہاں پائیداری کو خطرہ ہو

70. ہندوستان کا آئین یہ کہتا ہے کہ ہندوستان کی سرزمین کے اندر وہ تمام جائیدادیں جن کا کوئی قانونی وارث' جانشین یا حقدار نہیں ہے' اس یونین یا ریاست کو جمع کریں جہاں واقع ہے۔

(A) Escheat
(B) Lapse
(C) Bona vacantia
(D) یہ سبھی

XII. A nationwide lockdown was declared by the Central Government from 24 March 2020 to prevent the spread of the CoVID-19 pandemic. Economic activity came to a grinding halt. The lockdown was extended on several occasions, among them for the second time on 14 April 2020. On 17 April 2020, the Labour and Employment Department of the State of Gujarat issued a notification under Section 5 of the Factories Act to exempt all factories registered under the Act "from various provisions relating to weekly hours, daily hours, intervals for rest etc. for adult workers" under Sections 51, 54, 55 and 56. The stated aim of the notification was to provide "certain relaxations for industrial and commercial activities" from 20 April 2020 till 19 July 2020.

Section 5 of the Factories Act Act provides that in a public emergency, the State Government can exempt any factory or class or description of factories from all or any Of the provisions of the Act, except Section 67. Section 5 is extracted below: "5. Power To exempt during public emergency. - In any case of public emergency the State Government may, by notification in the Official Gazette, exempt any factory or class Or description of factories from all or any of the provisions of this Act except section 67 For such period and subject to such conditions as it may think fit: Provided that no such Notification shall be made for a period exceeding three months at a time. Explanation.- For the purposes of this section 'public emergency' means a grave emergency whereby the security of India or of any part of the territory thereof is threatened, whether by war or external aggression or internal disturbance."(emphasissupplied)

The notification in Its relevant art is extracted below:

"... NOW, THEREFORE, in exercise of the powers conferred by Section 5 of the Factories Act, 1948, the 'Factories Act' PART B Government of Gujarat hereby directs that all the factories registered under the Factories Act, 1948 shall be exempted from various provisions relating to weekly hours, daily hours, intervals for rest etc. of adult workers under section 51, section 54, and section 55 and section 56 with the followingconditionsfrom20th April till 19th July2020,-

(1) No adult worker shall be allowed or required to work in a factory for more than twelve hours in any day and Seventy Two hours in any week.

(2) ThePeriodsofworkofadultworkersinafactoryeachdayshallbesofixedthatno period shall exceed six hours and that no worker shall work for more than six hours before he has had an interval of rest of atleast half an hour.

(3) No Female workers shall be allowed or required to work in a factory between7:00PMto6:00AM.

(4) Wages shall be in a proportion of the existing wages (e.g. If wages for eight hours are 80Rupees, then proportionate wages for twelve hours will be120Rupees)."

[[Extract from judgment of the Supreme Court in Gujarat Mazdoor Sabhav. The State of Gujarat decided on 1October,2020,(hereafter'GMS')]

71. فیکٹریز ایکٹ 1948 کا سیکشن 5 عوامی ہنگامی صورت حال کی وجہ سے ایکٹ کی بعض دفعات سے چھوٹ کی طاقت فراہم کرتا ہے GMS میں سپریم کورٹ نے کہا:

(I) سنگین ایمرجنسی کی صورت حال ریاست کی سلامتی کے لیے حقیقی خطرے کی متقاضی ہے

(II) ہنگامی طاقتوں کو جنگ، بیرونی جارحیت یا اندرونی خلفشار سے لاحق خطرے سے بچنے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے

(III) ہنگامی طاقت کو کسی اور مقصد کے لیے استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

(A) صرف I اور III درست ہے
(B) صرف II درست ہے
(C) صرف I اور II درست ہے
(D) یہ سبھی

72. آئین ہند کے آرٹیکل 352 کے تحت ایمرجنسی کا اعلان کرنے کے لیے، صدر کو اس بات پر اطمینان ہونا چاہیے کہ ایک سنگین ایمرجنسی موجود ہے جس کے تحت ہندوستان یا اس کے علاقے کے کسی بھی حصے کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہے۔

(A) بیرونی جارحیت یا اندرونی خلفشار سے
(B) بیرونی جارحیت یا عدم مالیات سے
(C) بیرونی جارحیت یا مسلح بغاوت سے
(D) بغاوت یا اندرونی خلفشار

73. آئین (چالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1978 کی پیروی کرتے ہوئے، ایمرجنسی کے اعلان کے لیے اس طرح کا فیصلہ ہے۔

(A) وزیر اعظم لے جائیں گے اور صدر تک پہنچائیں گے
(B) کابینہ رینک کے وزراء کی کونسل کے ذریعہ لیا جائے گا اور پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے منظور کیا جائے گا
(C) کابینہ رینک کے وزراء کی کونسل کے ذریعہ لیا جائے گا اور صدر کو تحریری طور پر مطلع کیا جائے گا
(D) کابینہ رینک کے وزراء کی کونسل کے ذریعہ لیا جائے گا اور کم از کم نصف ریاستی مقنّنہ کے ذریعہ منظور کیا جائے گا

74. آئین ہند کے آرٹیکل 355 یونین پر یہ فرض عائد کرتا ہے کہ وہ ہر ریاست کو اندرونی خلفشار کے خلاف تحفظ فراہم کرے۔ سپریم کورٹ نے نوٹ کیا ہے کہ سرکاریہ کمیشن نے بہت سے حالات کو تسلیم کیا ہے جو اندرونی خلفشار کا باعث بن سکتے ہیں۔

(A) مالیاتی ضروریات کے حالات
(B) عوامی امن کی خلاف ورزی
(C) غیر موثر انتظامیہ
(D) ان میں سے کوئی نہیں

75. سربانند سونووال بمقابلہ یونین آف انڈیا AIR 2005 SC2920 میں سپریم کورٹ نے کہا کہ ہر ریاست کو بیرونی جارحیت اور اندرونی خلفشار کے خلاف تحفظ فراہم کرنا یونین کا فرض ہے۔

(A) وہ حالات جہاں دوسرے ممالک سے غیر قانونی تارکین وطن کے بڑے پیمانے پر مقدمات ہیں
(B) وہ حالات جہاں ہندوستان کے دوسرے حصوں سے ہجرت کے بڑے پیمانے پر مقدمات ہوتے ہیں
(C) بیرونی جارحیت کے مقدمات جو 'جنگ' سے ملتے جلتے ہیں
(D) ان میں سے کوئی نہیں

76. یہ فیصلہ کرنے میں کہ آیا کووڈ-19 وبائی بیماری اوراس کے نتیجے میں مرکزی حکومت کی طرف سے وبائی امراض کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے نافذ کیے گئے لاک ڈاؤن نے ایک عوامی ہنگامی صورت حال پیدا کر دی ہے جیسا کہ فیکٹریز ایکٹ 1948 کے سیکشن 5 کی وضاحت میں سپریم کورٹ نے وضاحت کی منعقد GMS ہے

(I) وبائی امراض کی وجہ سے معاشی سست روی ایک عوامی ہنگامی صورت حال ہے

(II) CoVID-19 وبائی مرض کی وجہ سے پیدا ہونے والی صورت حال بیرونی جارحیت یا جنگ کی وجہ سے پیدا ہونے والی قومی ایمرجنسی جیسی تھی۔

(III) CoVID-19 وبائی مرض کی وجہ سے پیدا ہونے والی معاشی سست روی ریاست کی سلامتی کے لیے خطرہ بننے والے اندرونی خلفشار کے طور پر اہل ہے۔

(A) صرف I اور III درست ہیں
(B) صرف II اور III
(C) صرف I اور II درست ہیں
(D) ان میں سے کوئی نہیں

77. سپریم کورٹ نے رام منوہر لوہیا بمقابلہ ریاست بہار AIR 1966 SC740 ‘ارون گھوش بمقابلہ ریاست مغربی بنگال 1970 میں اشارہ کیا ہے کہ امن وامان کو متاثر کرنے والے معاملات کا تعین کیا جا سکتا ہے۔

(A) اکیلے عمل کی نوعیت سے نہیں مثلاً ایک شخص کو دوسرے کے ذریعہ چھرا گھونپنے کا معاملہ
(B) وہ ڈگری جس سے عوام کا سکون خراب ہو جاتا ہے
(C) آیا کسی کمیونٹی کی زندگی کی رفتار بھی بغیر کسی رکاوٹ کے جاری ہے یا نہیں
(D) یہ سبھی

78. سپریم کورٹ نے اشارہ دیا ہے کہ امن عامہ کو متاثر کرنے والے معاملات کا تعین کیا جائے۔

(I) ایکٹ کی نوعیت کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ اس کے سیاق وسباق سے قطع نظر یہ کتنا پرتشدد ہے

(II) کمیونٹی کی زندگی پر کسی بھی عمل کی ڈگری اور اثر

(III) امن وامان کی بحالی سے متعلق عوامل پر غور کرتے ہوئے

(A) صرف I اور III درست ہیں
(B) صرف II درست ہے
(C) صرف I اور II درست ہیں
(D) یہ سبھی

79. فیکٹریز ایکٹ 1948 ہر ہفتے زیادہ سے زیادہ گھنٹے کام کرنے کا تعین کرتا ہے اور یہ بھی کہ اوور ٹائم اجرت کو عام اجرت کی شرح سے دوگنا کرنے کی ضرورت ہے۔ جی ایم ایس میں ریاستی حکومت کی طرف سے کام کے اوقات کو دن میں 12 گھنٹے تک بڑھانے اور تمام فیکٹریوں میں اوور ٹائم کی ادائیگی کے بغیر معمول کی اجرت کی شرح پر استثنیٰ سمجھا جاتا ہے۔

(I) CoVID-19 وبائی مرض کی وجہ سے سنگین ہنگامی وجہ کے پیش نظر جائز ہے

(II) قانون کی حکمرانی کے خلاف ورزی

(III) کام کی منصفانہ اور انسانی شرائط کی خلاف ورزی

(A) صرف I اور III درست ہیں
(B) صرف II درست ہے
(C) صرف II اورت III درست ہیں
(D) یہ سبھی

80. فیکٹریزا ایکٹ 1948 کا استدلال اوورٹائم کام کے ادوار کے لیے اجرت کی دوگنی شرح فراہم کرنے کے بنیاد پر ہے۔

(I) اوورٹائم کام کرنے میں کارکن کو ان کی صحت پر پڑنے والے اضافی تناؤ کی تلافی کرنا

(II) کارکن کو پی آر کو برقرار رکھنے کے قابل بنانا

(III) مزدور کو استحصال سے بچانا

(A) I,II اور III درست ہیں

(B) I اور III درست ہیں

(C) صرف II درست ہے

(D) صرف II اور III درست ہیں

XIII. The Supreme Court of India in a Suo Motu Writ Petition In Re: Distribution of Essential Supplies and Services During Pandemic, [Writ Petition (Civil) No. 3 of 2021], analyzed the power of judicial review over the management of the COVID-19 pandemic in India. The Union of India has highlighted a few concerns as: The executive is battling an unprecedented crisis and the government needs discretion to formulate policy in larger interest and its wisdom should be trusted; The current vaccine policy conforms to Articles 14 and 21 of the Constitution, and requires no interference from the courts as the executive has room for free play in the joints while dealing with a pandemic of this magnitude; Judicial review over executive policies is permissible only on account of manifest arbitrariness. No interference from judicial proceedings is called for when the executive is operating on expert medical and scientific opinion to tackle a medical crisis; and any over-zealous judicial intervention, though well-meaning, in the absence of expert advice or administrative experience may lead to unintended circumstances where the executive is left with little room to explore innovative solutions. The court clarified that in the context of the public health emergency, the executive has been given a wider margin in enacting measures which ordinarily may have violated the liberty of individual. The judiciary has also recognized that Constitutional scrutiny is transformed during such public health emergencies and noted the complex role of the government in battling public health emergencies in following words: ...While this court should guard with firmness every right appertaining to life, liberty or property as secured to the individual by the Supreme Law of the Land, it is of the last importance that it should not invade the domain of local authority except when it is plainly necessary to do so in order to enforce that law. But even in a pandemic, the Constitution cannot be put away and forgotten and a public health emergency does not give Governors and other public officials carte blanche to disregard the Constitution for as long as the medical problem persists. ...the courts should expect policies that more carefully account for Constitutional rights. The court stated that separation of powers is a part of the basic structure of the Constitution of India. However, this separation of powers does not result in courts lacking jurisdiction in conducting a judicial review of these policies.

81. مذکورہ بالا اقتباس، یونین آف انڈیا نے ایسے حالات کے خدشے کے پیش نظر عدالتی مداخلت کی مخالفت کی جو ایگزیکیٹیو کے لیے حل تلاش کرنے کی گنجائش کو مدد کرتی ہے۔ مذکورہ دلیل کی تائید اس بنیاد پر کی گئی کہ:

(A) جج صحت عامہ کے ماہر نہیں ہیں، اس لیے ماہرین کے مشورے کی عدم موجودگی میں یہ ایک ناپسندیدہ مداخلت ہوگی

(B) (وبائی مرض سے نمٹنے کے دوران) Executive needs Free Play while dealing with pendamic

(C) وبائی امراض کے دوران آئینی حقوق معطل ہو جاتے ہیں

(D) (A)اور(B) دونوں

82. درج ذیل بیانات پر غور کریں۔

(I) اختیارات کی علیحدگی کے اصول کے تحت ایگزیکیٹو کے دائرہ کار میں عدلیہ کی مداخلت ممنوع ہے، سوائے اس کے کہ جب ایسا کرنا ضروری ہوتا کہ ہندوستان کے آئین کی واضح دفعات کو نافذ کیا جائے۔

(II) عدلیہ کے ذریعہ ایگزیکیٹو کے دائرہ کار میں مداخلت کی اجازت ہے جب ایسا کرنا ضروری ہے تاکہ زندگی، آزادی یا جائیداد سے متعلق حقوق کی حفاظت کی جا سکے جیسا کہ ہندوستان کے آئین کے ذریعہ فرد کو محفوظ کیا گیا ہے۔

(A) I اورII دونوں درست ہیں

(B) I اور II دونوں غلط ہیں

(C) I سچ ہےاور II غلط ہے

(D) II سچ ہےاور I غلط ہے

83. In Re: وبائی امراض کے دوران ضروری سامان اور خدمات کی تقسیم کے معاملے میں، سپریم کورٹ آف انڈیا نے ویکسین کی خریداری اور آبادی کے مختلف زمروں میں تقسیم کے حوالے سے مرکزی حکومت کی پالیسی کی آئینی جواز کی جانچ کی۔ اس طرح کی پالیسی کے نام سے جانا جاتا ہے۔

(A) لبرلائزڈ ویکسینیشن پالیسی

(B) ویکسینیشن کی تقسیم کی پالیسی

(C) مرکزی ویکسینیشن ڈسٹری بیوشن پالیسی

(D) ان میں سے کوئی نہیں

84. صحت عامہ آئین کے ساتویں شیڈول کے تحت ایک موضوع ہے۔

(A) اندراج 6 کی فہرست II (ریاست کی فہرست)

(B) اندراج 36 کی فہرست II (ریاست کی فہرست)

(C) اندراج 81 کی فہرست I (یونین کی فہرست)

(D) اندراج 29 کی فہرست III (کنکرنٹ فہرست)

XIV. The right to clean and healthy environment has been recognized as a fundamental right under Article 21 of the Constitution of India. Article 48-A imposes a duty upon the State to endeavour to protect and improve the environment and safeguard the forests and wildlife of the Country. In addition to this, India is also a party to international treaties, agreements and conferences and has committed itself to sustainable development and growth. This legal framework indicates that sustainable development must remain at the heart of any development policy implemented by the state. It is essential to strike the right balance between environmental conservation and protection on one hand, and the right to development on the other, while

articulating the doctrine of sustainable development. We may add that in our opinion conservation and development need not be viewed as binaries, but as complementary strategies that weave into one another. In other words, conservation of nature must be viewed as part of development and not as a factor stultifying development.

85. مندرجہ ذیل میں سے کون سی دفعات قدرتی ماحول کی حفاظت اور بہتری کے لیے بنیادی ذمہ داری پر مشتمل ہے؟

(A) 51A(h) (B) 51A(g)

(C) 51A(f) (D) 51A(d)

86. درج ذیل میں سے کون سی دفعات کے تحت یونین مقنّنہ بین الاقوامی معاہدوں کو نافذ کرنے کے لیے قوانین بنا سکتی ہے؟

(A) آرٹیکل 252 (B) آرٹیکل 252

(C) آرٹیکل 253 (D) آرٹیکل 254

87. مندرجہ ذیل میں سے کس آئینی ترمیمی ایکٹ کے ذریعہ 17A اور 17B کو ہندوستان کے آئین کے ساتویں شیڈول کی فہرست III میں داخل کیا گیا تھا؟

(A) آئین (چالیسویں ترمیم) ایکٹ' 1976 (B) آئین (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ 1976

(C) آئین (چوالیسویں ترمیم) ایکٹ 1978 (D) آئین (چھیالیسویں ترمیم) ایکٹ 1982

88. سپریم کورٹ آف انڈیا کے مندرجہ ذیل میں سے کون سے فیصلے پائیدار ترقی سے متعلق نہیں ہے؟

(A) کرناٹک انڈسٹریل ایریا ڈیولپمنٹ بورڈ بمقابلہ سی کینچپا' 371 6 SCC (2006)

(B) ٹاٹا ہاؤسنگ ڈیولپمنٹ کمپنی لمیٹڈ بمقابلہ آلوک جگا 784 15 SCC (2020)

(C) منورما سچن بمقابلہ لکھنؤ ڈیولپمنٹ اتھاریٹی 425 9 SCC (2005)

(D) مہاراشٹرا لینڈ ڈیولپمنٹ کارپوریشن بمقابلہ ریاست مہاراشٹرا 616 15 SCC (2011)

89. مندرجہ ذیل میں سے کون سا عوامی اعتماد کے نظریے کے بارے میں سب سے زیادہ مناسب ردعمل کو ظاہر کرتا ہے۔

(A) یہ کہ سمندر' پانی' جنگلات جیسے وسائل عوام کے لیے انتہائی اہم ہیں' لہذا انھیں نجی ملکیت کا تابع بنانا ناجائز ہوگا

(B) ملک کے لوگوں کا بنیادی فرض ہے کہ وہ ماحولیات کی حفاظت کریں

(C) صاف ماحول کا حق ایک بنیادی حق ہے (D) یہ سبھی

90. مندرجہ ذیل میں سے کون سا نظریہ ہندوستان میں (Environmental Jurisprudence) کا حصہ ہے

(A) Polluter Pays Principle (B) احتیاطی اصول

(C) (A) اور (B) دونوں (D) خودمختار استثنیٰ کا اصول

XV. In cases where the evidence is of a circumstantial nature, the circumstances which lead to the conclusion of guilt should be in the first instance fully established, and all the facts so established should be consistent only with the hypothesis of the guilt of the accused. Again, the circumstances should be of a conclusive nature and tendency and they should be such as to exclude every hypothesis but the one proposed to be proved. In other words, there must be a chain of evidence so far complete as not to leave any reasonable ground for a conclusion consistent with the innocence of the accused and it must be shown that within all human probability the act must have been committed by the accused.

91. جب کوئی شخص کوئی عمل کسی اورنیت سے کرتا ہے جس کے کرداراور حالات سے معلوم ہوتا ہے تو اس نیت کو(Burden of Proof) یہ ہے:

(A) اس شخص پر جو اس طرح کا ارادہ رکھتا ہو (B) اس شخص پر نہیں جو اس طرح کا ارادہ رکھتا ہو

(C) استغاثہ کے بعد اس حقیقت سے قطع نظر کہ اس طرح کا ارادہ کس نے کیا تھا

(D) انڈین ایویڈینس ایکٹ 1872 کی دفعات کے تحت واضح نہیں ہے

92. جہاں کسی فوجداری معاملے میں بے گناہی کے قیاس اور کسی دیگر قیاس کے درمیان تنازعہ ہو،ایسی صورت میں کون سا قیاس غالب ہوگا ؟

(A) قصوروار ہونے کا قیاس (B) بے گناہی کا قیاس

(C) قیاس کو مکس کریں (D) کوئی قیاس نہیں

93. جہاں ثبوت حالاتی نوعیت کا ہو،وہ حالات جن سے جرم کا نتیجہ اخذ کیا جانا چاہیے۔

(A) جزوی طور پر قائم (B) مکمل طور پر قائم

(C) معقول طور پر قائم کیا گیا (D) ابتدائی طور پر قائم کیا گیا

94. ملزم کے خلاف حالاتی ثبوت کے قابل قبول ہونے کے لیے ثبوت کی ایک زنجیر کی ضرورت ہوتی ہے جو کہ:

(A) ملزم کی بے گناہی سے ہم آہنگ کسی نتیجے پر پہنچنے کے لیے کوئی معقول بنیاد نہیں چھوڑتا

(B) ملزم کی بے گناہی سے متصادم نتیجہ نکالنے کے لیے کوئی معقول بنیاد نہیں چھوڑتا

(C) ایسا ہونا چاہیے کہ یہ ظاہر کرے کہ تمام انسانی امکان کے اندر یہ فعل ملزم نے کیا ہوگا

(D) (A) اور (C) دونوں

95. جب قتل کا الزام صرف اور صرف حالاتی شواہد پر ثابت کیا جائے تو ملزم کی بے گناہی کے قیاس کا ایک کردار ہونا چاہیے۔

(A) عام (B) معقول

(C) غالب (D) کم سے کم

XVI. On repeal of the Juvenile Justice Act, 2000 and on the enforcement of the Juvenile Justice Act, 2015, the procedure to be followed when a claim of juvenility is raised before any court, other than a Board is stipulated under Section 9(2) and (3). The same reads as ''In case a person alleged to have committed an offence claims before a court other than a Board, that the person is a child or was a child on the date of commission of the offence, or if the court itself is of the opinion that the person was a child on the date of commission of the offence, the said court shall make an inquiry, take such evidence as may be necessary (but not an affidavit) to determine the age of such person, and shall record a finding on the matter, stating the age of the person as nearly as may be: Provided that such a claim may be raised before any court and it shall be recognized at any stage, even after final disposal of the case, and such a claim shall be determined in accordance with the provisions contained in this Act and the rules made thereunder even if the person has ceased to be a child on or before the date of commencement of this Act. If the court finds that a person has committed an offence and was a child on the date of commission of such offence, it shall forward the child to the Board for passing appropriate orders and the sentence, if any, passed by the court shall be deemed to have no effect."

96. درج ذیل میں سے کس تاریخ سے جووینائل جسٹس ایکٹ 2015 نافذ ہوا؟

(A) 16 جنوری 2015　　(B) 16 جنوری 2016

(C) 16 فروری 2016　　(D) 15 فروری 2015

97. 'اے' پر الزام ہے کہ اس نے 1 جنوری 2022 کو جرم کیا تھا۔ اس کی عمر 31 مارچ 2022 کو 16 سال تھی۔ سماعت کی تاریخ پر، اس نے دعویٰ کیا کہ جرم کرنے کی تاریخ میں، وہ ایک بچہ تھا، مندرجہ ذیل میں سے کون بیان درست ہے؟

(A) 'A' نابالغ ہونے کی درخواست اس وقت سے اٹھا سکتا ہے جب وہ جرم کی تاریخ پر بچہ تھا

(B) 'A' کو نابالغ ہونے کی درخواست اٹھانے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

(C) نابالغ ہونے کی عرضی اٹھانے کے لیے، مقدمے کی تاریخ کی عمر پر غور کیا جاتا ہے نہ کہ جرم کی تاریخ کی عمر

(D) یہ سبھی

98. درج ذیل میں سے کون سا بیان درست ہے، اگر نابالغ ہونے کی درخواست عدالت میں پیش کی جائے؟

(A) عدالت نابالغ ہونے کی درخواست کا فیصلہ صرف حلف نامے کی بنیاد پر کرسکتی ہے

(B) عدالت ضلع کے کلکٹر کے ذریعہ کی جانے والی انکوائری حاصل کرے گی

(C) عدالت ایسے شواہد کو لے گی جو وہ ضروری سمجھے اور دعویدار کی عمر کا فیصلہ کرے گی

(D) (A) اور (B) دونوں درست ہیں

99. 'A' پر کسی مخصوص دن جرم کرنے کا الزام ہے۔اس کا دعویٰ ہے کہ وہ اس دن بچہ تھا۔عدالت انکوائری کرتی ہے اور اس بات کو ریکارڈ کرتی ہے کہ وہ جرم کی تاریخ کو بچہ تھا۔مندرجہ ذیل میں سے کون سا بیان اچھا ہے؟

(A) عدالت پورے کیس کی سماعت کرنے اور یہ فیصلہ کرنے کی پابند ہے کہ آیا مدعی نے جرم کیا ہے

(B) عدالت کی طرف سے اس بات کو ریکارڈ کرنے کے بعد منظور کیا گیا کہ ملزم بچہ ہے' درست ہے

(C) عدالت معاملے کو فیصلہ اور مناسب احکامات کے لیے جووینائل جسٹس بورڈ کو بھیجے گی

(D) عدالت ملزم کو رہا کرے گی

100. جووینائل جسٹس ایکٹ 2015 کچھ بچوں کو خصوصی گھروں میں رکھنے پر غور کرتا ہے۔مندرجہ ذیل میں سے کن بچوں کو خصوصی گھروں میں رکھا جا سکتا ہے؟

(A) یتیم بچے

(B) زیادتی کا شکار بچے

(C) قانون سے متصادم بچے

(D) نظرانداز بچے

☆☆☆